

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ایچ۔ ایچ۔ وحیبا راجمت اور دیگر

بنام۔

کانٹرولر آف اسٹیٹ ڈوٹی کرناٹکا بنگلور

8 جولائی 1997

ایس۔ سی۔ اگر اوال اور ڈی۔ پی۔ وادھوا، جسٹسز

اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ، 1953 - دفعات 30, 48, 49 - اسٹیٹ ڈیوٹی کا اندازہ - انگلینڈ اور بھارت دونوں میں واقع جائیداد - یو کے میں ادا کی جانے والی محصول ورثہ - ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت دعویٰ کی جانے والی منظوری - چاہے برقرار رکھنے کے قابل ہو - منعقد، نہیں - یو کے میں ادا کی جانے والی ایکٹ - محصول ورثہ کی دفعہ 30 کے تحت پہلے ہی دی گئی ریلیف کو اخراجات کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔

اپیل کنندہ کے والد کا انتقال ہو گیا اور وہ انگلینڈ اور بھارت دونوں میں وسیع و عریض جائیدادیں چھوڑ گئے۔ برطانیہ میں ادا کی جانے والی محصول ورثہ کے لیے اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ 1953 کی دفعہ 30 کے تحت اسٹیٹ ڈیوٹی سے بچنے یا دوسرے ٹیکس سے نجات کے لیے بھارت اور برطانیہ کے درمیان طے پانے والے قرارداد کی بنیاد پر اپیل گزاروں کو پہلے ہی ریلیف فراہم کیا جا چکا تھا۔ اپیل کنندگان کا دعویٰ ہے کہ برطانیہ میں ادا کی جانے والی اسٹیٹ ڈیوٹی کی اس رقم کو غیر ملکی جائیداد کی وصولی یا انتظام کی لاگت، ایک اضافی خرچ کے طور پر سمجھا جائے، اور اس طرح ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت قابل اجازت ٹریبونل نے اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ انگلینڈ میں ڈیوٹی کی تاخیر سے ادائیگی پر ادا کیے گئے سود اور بینک کو ادا کیے گئے سروس چارجز پر سود کے حوالے سے، ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی مواد پیش نہیں کیا گیا تھا کہ اگر جائیداد بھارت میں ہوتی اور برطانیہ میں نہیں ہوتی تو یہ رقم خرچ نہیں ہوتی اور یہ کہ برطانیہ میں جائیداد کچھ ذخائر اور جنگی بانڈز پر مشتمل ہوتی جو آسانی سے وصول کیے جاسکتے تھے۔ جہاں تک لندن میں سالیسیٹر کی فیس کے لیے ادا کی جانے والی رقم کا تعلق ہے، ایپیلیٹ کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی نے کٹوتی کی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ یہ جائیداد کے بھارت سے باہر واقع ہونے کی وجہ سے جائیداد کے انتظام یا حصول میں ایک اضافی خرچ تھا۔ عدالت عالیہ کو بھیجا گیا سوال یہ تھا کہ کیا حقائق اور کیس کے حالات کے لحاظ سے ٹریبونل نے ایکٹ کی

دفعہ 48 کے تحت جو اہلہ افراد کی جانب سے برطانیہ میں ادا کی جانے والی محصول ورثہ، برطانیہ میں محصول ورثہ پر ادا کیے جانے والے سود، برطانیہ میں لائسنس بینک کو سود کی ادائیگی اور قدر میں کمی پر ہونے والے نقصان کے حوالے سے دعویٰ کردہ اجازت نہ دینے کی تصدیق کرنا جائز تھا۔ حوالہ کا جواب ریونیو کے حق میں اور جو اہلہ افراد کے خلاف مثبت انداز میں دیا گیا۔ موجودہ اپیلیں حوالہ جاتی مقدمات میں عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف جو اہلہ افراد کی طرف سے دائر کی گئی تھیں۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: متونی کی موت پر آگے والی جائیداد پر پڑنے والی اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ کے مقاصد کے لیے جائیداد کی خالص اصل قیمت کا حساب لگانے میں کٹوتی کے قابل نہیں ہے۔ برطانیہ میں ادا کی جانے والی اسٹیٹ ڈیوٹی کا الاؤنس اس ملک میں قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی میں دیا جاتا تھا۔ برطانیہ میں ادا کی جانے والی ڈیوٹی کو ایک ایسے اخراجات کے طور پر نہیں مانا جاسکتا جس کے لیے اپیل کنندگان اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ 1953 کی دفعہ 48 کے تحت آنے والی جائیداد کے انتظام یا حصول میں اضافی اخراجات کے طور پر دعویٰ کرنے کے حقدار تھے۔ ایکٹ کی دفعہ 49 کا اطلاق اس صورت میں ہوتا ہے جہاں متونی کی موت سے گزرنے والی کوئی جائیداد غیر متصادم ملک میں واقع ہو اور اسٹیٹ ڈیوٹی کا کنٹرولر جائیداد کی قیمت سے غیر متصادم ملک میں قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی کی پوری یا کسی بھی حصے کا الاؤنس دے سکتا ہے۔ دفعہ 48 اور 49 کو ایک ساتھ پڑھنے سے یہ ماننا مشکل ہے کہ جہاں ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت کوئی محادہ ہوا تھا، وہاں باہمی تعاون کرنے والے ملک میں قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی کبھی بھی کم نہیں کی جاتی تھی یا متونی کی طرف سے چھوڑی گئی جائیداد کی قیمت میں سے الاؤنس نہیں دیا جاتا تھا۔ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ نہیں تھا کہ دونوں حکومتوں یعنی حکومت بھارت اور حکومت برطانیہ کے درمیان محادہ کے لحاظ سے ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت اپیل کنندگان کو قرداد کے آرٹیکل VI کے تحت راحت نہیں دی گئی تھی۔ اپیل کنندگان صرف انگلینڈ میں ادا کی جانے والی محصول ورثہ کو قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی میں سے کٹوانے کے حقدار تھے جیسا کہ اس ملک میں ایکٹ کے تحت حکام نے شمار کیا تھا (526-بی ایف)۔

پی لیلوا اتھما بنام کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، (1991) 188 آئی ٹی آر 303، پراختصار کیا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1981 کی دیوانی اپیل نمبر 2389-90۔

1977 کے ٹی آر سی نمبر 122/75 اور ٹی آر سی 81 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 27.2

1980 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جی. سی. شرما، پی. ایچ. پارکھ اور اندو ورما۔
جواب دہندہ کے لیے رنبیر چندر، انیل سر یواستو، بی۔ کے۔ پرساد اور سی۔ رادھا کرشنا۔
عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈی۔ پی۔ وادھوا جسٹس: یہ اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ، 1953 (مختصر طور پر 'ایکٹ') کی دفعہ (1) کے تحت پیدا ہونے والے دو حوالہ مقدمات میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 27 فروری 1980 کے فیصلے کے خلاف ٹیکس دہندہ کی اپیل ہے۔ پہلے حوالہ میں انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل بنگلور پنچ نے مندرجہ ذیل پانچ سوالات کو اپنی رائے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا اور دوسرے حوالہ میں ایک سوال اس طرح بھیجا گیا۔ یہ حسب ذیل ہیں:

"ٹی آر سی۔ نمبر 122/75

(1) کیا، حقائق اور کیس کے حالات میں، سونے کی قیمت متوفی کی جائیداد کی اصل قیمت میں صحیح طریقے سے شامل کی گئی تھی؟

(2) اگر مذکورہ سوال کا جواب مثبت ہے، تو کیا شامل کی جانے والی صحیح قیمت موت کی تاریخ تک بھارت میں موجود سونے کی نرخہ بازار کی بنیاد پر ہے یا اس تاریخ تک سونے کی بین الاقوامی قیمت کی بنیاد پر ہے؟

(3) کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل کا یہ مؤقف قانونی طور پر درست تھا کہ سالانہ جمع کی نرخہ بازار کو متوفی کی جائیداد کی اصل قیمت میں شامل کیا جانا تھا؟

(4) کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل نے یو کے میں ادا کی گئی ڈیوٹی، یو کے میں ڈیوٹی پر ادا کیا گیا سود، یو کے میں لائیڈز بینکوں کو سود کی ادائیگی، اور قدر میں کمی پر ہونے والے نقصان کے سلسلے میں ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت جو ابدہ شخص کی طرف سے دعویٰ کردہ اجازت نہ دینے کی تصدیق کرنا جائز تھا؟

(5) کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، 51000 روپے کی رقم جو موت کی تاریخ کے بعد متوفی کے وکیل اور چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کو قابل ادائیگی ہو گئی تھی، اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ کی دفعہ (1) 36 کے تحت کٹوتی کے طور پر قابل قبول ہے؟

1977 کا ٹی آر سی 81

"کیا حقائق اور معاملے کے حالات میں، متوفی کی جائیداد کی اصل قیمت کا تعین ایکٹ کی دفعہ 36

کے تحت کرنا تھا جو کہ برطانیہ میں ادا کی جانے والی محصول ورثہ اور ایکٹ کے تحت قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی کے حوالے سے تھا؟

مسٹر جی سی شرما، جو اپیل گزاروں کے فاضل سینئر ایڈووکیٹ ہیں، نے تاہم اپنی عرضیاں قانون کے سوال تک محدود رکھی ہیں جیسا کہ ٹی آر سی نمبر 122/75 میں سوال نمبر (4) میں بیان کیا گیا ہے اور دیگر سوالات کو نہیں دبا یا جن میں سے سبھی کا جواب تاہم اپیل گزار کے خلاف دیا گیا ہے۔

سہولت کی خاطر ہم سوال نمبر 4 کو درج ذیل ترتیب دیتے ہیں:

(4) کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل نے یو کے میں ادا کی گئی محصول ورثہ، یو کے میں ڈیوٹی پر ادا کیا گیا سود، یو کے میں لائینڈ بینک کو سود کی ادائیگی، اور قدر میں کمی پر ہونے والے نقصان کے سلسلے میں ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت جو ابده افراد کی طرف سے دعویٰ کردہ اجازت نہ دینے کی تصدیق کرنا جائز تھا؟

اس سوال کے تحت، اپیل کنندگان جو جو ابده افراد ہیں، نے ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت درج ذیل کٹوتیوں کا دعویٰ کیا:

پاؤنڈ سٹرلنگ

یو کے میں ادا کی گئی محصول ورثہ 95,320.12

اس ڈیوٹی کی تاخیر سے ادائیگی پر ادا کردہ سود۔ 8,034.10

لائینڈ بینکوں کو ادا کردہ سود اور سروس چارجز۔ 1,078.25

سال سٹر کی فیس لندن میں ادا کی گئی۔ 4,855.55

یہ معاملہ گونڈل کے آنجمنی ایچ ایچ راجکو و ربا ڈوگر مہارانی صاحب کی جائیداد کی اسٹیٹ ڈیوٹی کے جائزے سے متعلق ہے جن کا انتقال 14 اکتوبر 1968 کو ہوا تھا اور وہ انگلینڈ اور بھارت دونوں میں وسیع املاک چھوڑ گئے تھے۔ اپیل کنندگان اس کی دو بیٹیاں ہیں اور ایکٹ کے تحت جو ابده افراد ہیں۔ یہ متنازعہ نہیں ہے کہ برطانیہ میں ادا کی جانے والی ڈیوٹی کے لیے اپیل گزاروں کو پہلے ہی بھارت اور برطانیہ کے درمیان ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت اسٹیٹ ڈیوٹی کے حوالے سے دوہرے ٹیکس سے بچنے یا ریلیف کے لیے کیے گئے قرارداد کی بنیاد پر ریلیف فراہم کیا جا چکا تھا۔ تاہم دلیل تھی کہ ایکٹ کے سیکشن 48 کے تحت یو کے میں ادا کی جانے والی اسٹیٹ ڈیوٹی کی اس رقم کو غیر ملکی جائیداد کو حاصل کرنے یا اس کے انتظام کی لاگت کے طور پر سمجھا جائے اور اس طرح ایکٹ کے دفعہ 48 کے تحت قابل اجازت ہے۔ جبکہ دفعہ 30 کا اطلاق باہمی

تعاون کرنے والے ملک کے معاملے پر ہوتا ہے، دفعہ 49 غیر باہمی تعاون کرنے والے ملک میں ادا کی جانے والی ڈیوٹی کے الاؤنس فراہم کرتا ہے دفعہ 30، 48 اور 49 کو درج ذیل طور پر دوبارہ پیش کیا جاسکتا ہے:

30. "مرکزی حکومت اس ایکٹ کے تحت اور باہمی ملک میں نافذ متعلقہ قانون کے تحت واجب الادا اسٹیٹ ڈیوٹی کے حوالے سے دوہرے ٹیکس سے بچنے یا راحت کے لیے کسی بھی باہمی ملک کی حکومت کے ساتھ معاہدہ کر سکتی ہے اور سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے ایسا التزام کر سکتی ہے جو معاہدہ کو نافذ کرنے کے لیے ضروری ہو۔"

وضاحت - اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے "باہمی تعاون کرنے والے ملک" کے اظہار کا مطلب ہے کوئی بھی ملک جسے مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے باہمی تعاون کرنے والا ملک قرار دے سکتی ہے۔

48. جہاں کنٹرولر مطمئن ہو کہ جائیداد کے انتظام یا حصول میں کوئی اضافی خرچ جائیداد کے بھارت سے باہر ہونے کی وجہ سے ہوا ہے، وہ اس طرح کے اخراجات کی وجہ سے جائیداد کی قیمت سے الاؤنس دے سکتا ہے جو کسی بھی صورت میں جائیداد کی قیمت پر پانچ فیصد سے زیادہ نہ ہو۔

49. جہاں متوفی کی موت سے گزرنے والی کوئی جائیداد غیر متصادم ملک میں واقع ہے اور کنٹرولر مطمئن ہے کہ اس طرح کی موت کی وجہ سے اس ملک میں اس جائیداد کے سلسلے میں کوئی ڈیوٹی قابل ادائیگی ہے، وہ ایسے قواعد کے تابع ہو سکتا ہے جو بورڈ کی طرف سے اس سلسلے میں بنائے جائیں، جائیداد کی قیمت سے اس ڈیوٹی کی پوری یا کسی بھی حصے کا الاؤنس دے سکتا ہے۔

وضاحت: - اس سیکشن میں "غیر متصادم ملک" کے بیان محاورہ کا مطلب بھارت کے علاوہ کوئی اور ملک ہے جسے اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے متصادم ملک قرار نہیں دیا گیا ہے۔

اس مرحلے پر ہی ہم حکومت بھارت اور حکومت برطانیہ اور شمالی آئرلینڈ کے درمیان بنائے گئے ایکٹ کے دفعہ 30 کے تحت دوہرے ٹیکس سے بچنے کے قرارداد کے آرٹیکل VI کو بھی نوٹ کر سکتے ہیں۔ یہ اس طرح ہے:

"آرٹیکل VI - (1) جہاں ایک معاہدہ کرنے والی حکومت کسی ایسی جائیداد پر ڈیوٹی عائد کرتی ہے جو اس کے علاقے میں واقع نہیں ہے لیکن دوسری معاہدہ کرنے والی حکومت کے علاقے میں واقع ہے۔ سابقہ حکومت اپنے ڈیوٹی (جیسا کہ دوسری صورت میں شمار کیا گیا ہے) کے اتنے حصے کے خلاف اجازت دے گی

جو اس جائیداد سے منسوب ہے (ڈیوٹی کی رقم سے زیادہ نہیں) جو دوسری معاہدہ کرنے والی حکومت کے علاقے میں عائد ڈیوٹی کے اتنے برابر ہے جو ایسی پراپرٹی سے منسوب ہے۔

(2) جہاں ہر معاہدہ کرنے والی حکومت کسی بھی جائیداد پر ڈیوٹی عائد کرتی ہے جو واقع ہے

(a) دونوں حکومتوں کے علاقے میں، یا

(b) دونوں علاقوں سے باہر،

ہر حکومت اپنے ڈیوٹی (جیسا کہ دوسری صورت میں شمار کیا گیا ہے) کے اتنے حصے کے خلاف اجازت دے گی جو اس جائیداد سے منسوب ہے۔ ایک ایسا کریڈٹ جو اس طرح سے منسوب اپنی ڈیوٹی کی رقم یا اسی پراپرٹی سے منسوب دوسری معاہدہ کرنے والی حکومت کی ڈیوٹی کی رقم کے برابر تناسب رکھتا ہے، جو بھی کم ہو، جیسا کہ سابقہ رقم دونوں رقم کی رقم کے برابر ہے۔

(3) اس آرٹیکل کے مقاصد کے لیے، کسی بھی جائیداد سے منسوب معاہدہ کرنے والی حکومت کی ڈیوٹی کی رقم کا تعین کسی قرضہ الاؤنس یا ریلیف، یا ڈیوٹی کی کسی معافی یا کمی کو مد نظر رکھنے کے بعد کیا جائے گا، بصورت دیگر دوسری معاہدہ کرنے والی حکومت کے علاقے میں قابل ادائیگی ڈیوٹی کے حوالے سے۔

توضیحات بنیاد پر جیسا کہ دفعہ 30، 48 اور 49 اور قرارداد کے آرٹیکل VI میں موجود ہے، مذکورہ سوال نمبر 4 کا جواب ریونیو کے حق میں اور جوابدہ افراد کے خلاف مثبت طور پر دیا گیا۔ اپیل گزاروں، جوابدہ افراد کے وکیل، مسٹر شرما نے پیش کیا کہ دفعہ 30 کا آمدنی کے حساب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دفعہ 30 اور 48 کا دائرہ کار مختلف ہے۔ انہوں نے کہا کہ دفعہ 30 میں صرف قانون کے تحت اور باہمی ملک میں نافذ متعلقہ قانون کے تحت واجب الادا اسٹیٹ ڈیوٹی کے حوالے سے دوہرے ٹیکس سے بچنے یا راحت فراہم کی گئی ہے جبکہ دفعہ 48 میں جائیداد کے بھارت سے باہر واقع ہونے کی وجہ سے جائیداد کے انتظام یا حصول میں ہونے والے کسی بھی اضافی اخراجات کی اجازت دی گئی ہے۔ مسٹر شرما کے مطابق، یو۔ کے میں ادا کی جانے والی اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ کی دفعہ 48 کے تحت قابل اجازت ایک اضافی خرچ ہوگا، تاہم، ہمیں نہیں لگتا کہ مسٹر شرما اپنے جمع کرانے میں درست ہیں۔ ایک اصول کے طور پر، پی لیلوا واتھما بنام کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی، (1991) 188 آئی ٹی آر 303 میں اس عدالت نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ متوفی کی موت پر گزرنے والی اسٹیٹ پر آنے والی اسٹیٹ ڈیوٹی ایکٹ کے مقاصد کے لیے اسٹیٹ کی خالص اصل قیمت کا حساب لگانے میں کٹوتی کے قابل نہیں ہے، ایکٹ کی دفعہ 49 مسٹر شرما کے موقف سے متصادم ہے۔ یہ دفعہ اس جگہ پر لاگو ہوتا ہے جہاں متوفی کی موت پر گزرنے والی کوئی جائیداد غیر متصادم ملک میں واقع ہے اور اسٹیٹ ڈیوٹی کا

کنٹرولر جائیداد کی قیمت سے غیر متصادم ملک میں قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی کی پوری یا کسی بھی حصے کا الاؤنس دے سکتا ہے۔ تاہم، یہ کچھ اصولوں کے تابع ہوگا جن سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ہم دفعہ 48 اور 49 کو ایک ساتھ پڑھیں تو مسٹر شرما کی اس دلیل کی تعریف کرنا مشکل ہے کہ جہاں ایکٹ کے دفعہ 30 کے تحت کوئی محادہ ہے، تب بھی باہمی ملک میں قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی کو متوفی کی طرف سے چھوڑی گئی جائیداد کی قیمت سے کٹوتی یا الاؤنس دیا جاتا ہے۔ اپیل کنندہ کا معاملہ یہ نہیں ہے کہ قانون کی دفعہ 30 کے تحت دونوں حکومتوں یعنی حکومت بھارت اور حکومت برطانیہ کے درمیان قرارداد کے لحاظ سے اپیل کنندگان کو محادہ کے آرٹیکل VI کے تحت راحت نہیں دی گئی ہے۔ برطانیہ میں ادا کی جانے والی اسٹیٹ ڈیوٹی کا الاؤنس اس ملک میں قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی میں دیا جاتا تھا۔ یو کے میں ادا کی جانے والی محصول ورثہ کے طور پر پاؤنڈ سٹرلنگ 45,320.12 کی رقم کو ایک ایسے اخراجات کے طور پر نہیں مانا جاسکتا جس کے لیے اپیل کنندگان ایکٹ کے دفعہ 48 کے تحت آنے والی جائیداد کے انتظام یا حصول میں اضافی اخراجات کے طور پر دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں۔ اپیل کنندگان صرف انگلینڈ میں ادا کی جانے والی محصول ورثہ کو قابل ادائیگی اسٹیٹ ڈیوٹی سے کٹوانے کے حقدار ہیں جیسا کہ اس ملک میں ایکٹ کے تحت حکام کے ذریعہ شمار کیا گیا ہے۔ اپیل کنندہ کی اس دلیل کو قبول کرنا مشکل ہے کہ دوہرے ٹیکس سے بچنے کے ذریعے دی گئی راحت ایکٹ توضیحات کے تحت راحت نہیں ہے اور یہ کہ دفعہ 30 توضیحات کی بنیاد پر کیے گئے قرارداد کے تحت راحت اور ایکٹ کے دفعہ 48 کے تحت دی جانے والی راحت کے درمیان فرق ہے۔

جہاں تک انگلینڈ میں محصول ورثہ کی تاخیر سے ادائیگی پر ادا کیے گئے سود اور لائینڈر بینک کو ادا کیے گئے سروس چارجز پر سود کے حوالے سے، مقالے نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ "نہ تو نچلے حکام کے سامنے یا ہمارے سامنے یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی مواد پیش کیا گیا تھا کہ یہ رقوم برطانیہ میں نہیں ہوتیں اور نہ ہی بھارت میں ہوتیں۔ اس سلسلے میں یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ برطانیہ میں جائیداد کچھ ذخائر اور جنگی بانڈز پر مشتمل ہوتی ہے جن کا آسانی سے ادراک کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں ان دونوں آئٹمز کے حوالے سے دعوے کی اجازت دینے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔" اپیلٹ ٹریبونل کے اس نتیجے پر اپیل گزاروں نے سوال نہیں اٹھایا ہے۔ جہاں تک لندن میں سالیسیٹر کی فیس کے لیے پاؤنڈ سٹرلنگ 4,855.55 کی رقم کا تعلق ہے، اپیلیٹ کنٹرولر آف اسٹیٹ ڈیوٹی نے فیصلہ دیا کہ یہ جائیداد کے بھارت سے باہر واقع ہونے کی وجہ سے جائیداد کے انتظام یا حصول میں ایک اضافی خرچ تھا اور اس لیے کٹوتی کی اجازت تھی۔

اس کے مطابق، ہمیں ان اپیلوں میں کوئی میرٹ نہیں ملتا اور انہیں مسترد کر دیا جاتا ہے۔ بنا اخراجات

کے۔

آر۔ اے۔

اپلیں مسترد کر دی گئیں۔